65

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِي تَرْبِيَةِ الْأَوْلَادِ

قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعین تربیّتِ اولاد



تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:
نَضَّرَ اللہُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

65
سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا
فِي تَرْبِيَّةِ الْأَوْلَادِ

اربعین
تربیتِ اولاد

تالیف:
ابو حمزہ عبد الخالق صدّیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السّنّہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: اربعین تربیتِ اولاد

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@gmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴿۲﴾﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ... ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انھوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ... الآیۃ ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْكُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِیْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَکَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ هُوَ بَیَانُ طُرُقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَأَکْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ ،وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ،وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔'' [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) ❶

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ ❷

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

❶ العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

❷ تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقی : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِیْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِیْنَ إِلٰی مَنَازِلِ الْمُتَّقِیْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِیْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِیْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِیَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِیَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْكُبْرٰی لِلْبَیْهَقِیّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِیّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْاَرْبَعُوْنَ فِیْ تَرْبِیَّةِ الْأَوْلَادِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو دینی تعلیم کیسے دیتے؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝۱۳﴾ (لقمان: 13)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا، جب کہ وہ اسے نصیحت کر رہا تھا اے میرے چھوٹے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا، بے شک شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔''

حدیث 1

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ! إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظْ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ. احْفَظْ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلْ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ

اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتْ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتْ الصُّحُفُ .)) [1]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن میں (سواری پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے چھوٹے لڑکے! یقیناً میں تجھے کچھ باتیں سکھلا رہا ہوں، اللہ تعالیٰ کی حفاظت کرو، وہ تیری حفاظت کرے گا، تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت کر، تو اس کو اپنے روبرو پائے گا، تو جب سوال کرے تو اللہ تعالیٰ (ہی) سے سوال کر، اور جب مدد طلب کر، تو اللہ تعالیٰ (ہی) سے مدد مانگو اور (اس حقیقت کو) جان لو) یعنی (اچھی طرح ذہن نشین کر لو) کہ اگر ساری امت تجھے کچھ نفع پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو تجھے وہ نفع ہی پہنچے گا جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے تحریر کر دیا ہوا ہے اور اگر تمام امت تجھے کچھ نقصان پہنچانے کے لیے متحد ہو جائے تو تجھے اتنی ضرر ہی پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دی ہوئی ہے، قلموں کو اٹھا لیا گیا ہے اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استقبال کا طریقہ کیسے سکھایا؟

حدیث 2

((وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا ـ وَفِي رواية: حَدِيثًا وَكَلَامًا ـ بِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ فَاطِمَةَ ، كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ، قَامَ إِلَيْهَا ، فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ ، وَكَانَ إِذَا

[1] سنن ترمذی، أبواب صفة القيامة، رقم: 2635، مسند أحمد: 233/4۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

دَخَلَ عَلَيْهَا ، قَامَتْ إِلَيْهِ ، فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا .)) [1]

''اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے، ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے، اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہو جاتیں آپ کا ہاتھ پکڑتیں، استقبال کرتیں، آپ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان کا استقبال کیا اور بوسہ دیا۔''

اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴾ (طٰهٰ : 132)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے اہل وعیال کو نماز کا حکم دیجیے اور (خود بھی) اس پر قائم رہیے، ہم آپ سے رزق نہیں مانگتے، ہم ہی آپ کو رزق دیتے ہیں، اور (بہترین) انجام تو (اہل) تقویٰ کے لیے ہے۔''

حدیث 3

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعٍ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرٍ

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، رقم : 5217، سنن ترمذی، رقم : 3872۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ .)) [1]

"اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دینا شروع کرو اور جب دس برس کے ہو جائیں (اور نماز نہ پڑھیں) تو انہیں (تربیت کی غرض سے) مارو اور جب بچے دس برس کے ہو جائیں تو ان کو الگ بستروں میں سلایا کرو (کہیں شیطانی حرکات پر آمادہ نہ ہو جائیں)۔"

اولاد کو ابتدا ہی سے اچھے ماحول میں رکھنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝﴾ (الصافات : 100)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے میرے رب! مجھے (لڑکا) عطا کر جو نیکوں سے ہو۔"

حدیث 4

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ، فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ اَبِي اِبْرَاهِيمَ ـ عَلَيْهِ السَّلَامُ ـ ثُمَّ دَفَعَهُ اِلَى اُمِّ سَيْفٍ امْرَاَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ: اَبُو سَيْفٍ، فَانْطَلَقَ يَاْتِيهِ وَاتَّبَعْتُهُ، فَانْتَهَيْنَا اِلَى اَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيرِهِ، قَدِ امْتَلَاَ الْبَيْتُ دُخَانًا، فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا سَيْفٍ! اَمْسِكْ، جَآءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَاَمْسَكَ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّبِيِّ، فَضَمَّهُ اِلَيْهِ، وَقَالَ: مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُولَ: فَقَالَ اَنَسٌ: لَقَدْ رَاَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: تَدْمَعُ الْعَيْنُ

[1] مسند احمد : 2/187، سنن أبوداؤد، رقم : 495۔ محدث البانی نے اسے "حسن صحیح" کہا ہے۔

وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ ، وَلَا نَقُولُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاللّٰهِ! يَا اِبْرَاهِيمُ! اِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ (ایک دن آئے اور) ارشاد فرمایا کہ آج رات میرا بیٹا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بچہ ایک لوہار ابوسیف نامی کی بیوی کو (پرورش کے لیے) دے دیا۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسیف کے پاس جا رہے تھے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا جب ہم ابوسیف کے پاس پہنچے تو وہ بھٹی میں پھونک رہا تھا (یعنی آگ جلا کر کوئی چیز بنا رہا تھا) اور گھر دھویں سے بھر چکا تھا تو میں آپ سے پہلے ابوسیف کے پاس گیا میں نے جا کر کہا ابوسیف رک جا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں وہ رک گیا (ابراہیم بیمار تھا اس کا آخری وقت تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو منگوایا اور اس کو اپنے سینے سے لگایا اور (پیار و محبت بھری) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ باتیں بھی کہیں میں نے دیکھا کہ ابراہیم کی جان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکل رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آنکھ تو آنسو بہا رہی ہے اور دل غم سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن ہم (ابراہیم رضی اللہ عنہ کے متعلق اللہ سے) کوئی ایسی بات نہیں کہیں گے جس پر رب ناراض ہو جائے (یعنی ابراہیم کی موت پر اللہ کی رضا پر راضی ہیں۔''

والدین بچوں کے نگران ہوتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴾ (آل عمران : 38)

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم :6025.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہیں زکریا نے اپنے رب سے دعا کی، کہا: میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا کر، بے شک تو ہی دعا سننے والا ہے۔''

حدیث 5

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ: الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد سنا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس کے ماتحتوں کے متعلق اس سے سوال ہوگا۔ امام نگران ہے اور اس سے سوال اس کی رعایا کے بارے میں ہوگا۔ انسان اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: انسان اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور

[1] صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القرى والمدن، رقم: 893، صحيح مسلم، كتاب الامار، باب فضيلة الامير العادل، رقم: 1829.

اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا اور تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور سب سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔"

مال و اولاد کے لیے دعا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا ۝ ﴾ (الكهف : 46)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "مال اور بیٹے تو دنیاوی زندگی کی زینت ہیں، اور آپ کے رب کے ہاں باقی رہنے والی نیکیاں ہی ثواب میں بہتر ہیں اور امید لگانے کے اعتبار سے (بھی) بہتر ہیں۔"

حدیث 6

((وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا، وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي، إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَنَا: أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ؟ وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: فَأَيْنَ جَعَلَ أَنَسًا مِنْهُ؟ فَقَالَ: جَعَلَهُ عَنْ يَمِينِهِ؟ ثُمَّ صَلَّى بِنَا، ثُمَّ دَعَا لَنَا - أَهْلَ الْبَيْتِ - بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، خُوَيْدِمُكَ، ادْعُ اللّٰهَ لَهُ، فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ، كَانَ فِي آخِرِ دُعَائِهِ أَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ.)) [1]

"اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز نبی

---

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب جواز الجماعة فى النافلة، رقم: 660، سنن النسائى، رقم: 802، سلسلة الصحيحة، رقم: 140، 2214.

کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا (اور یہ اس دن کی بات ہے جب) صرف آپ ﷺ، میں، میری والدہ اور میری خالہ ام حرام تھے۔ جب آپ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم سے فرمایا: کیا میں تمہیں نماز نہ پڑھاؤں؟ اور یہ (فرض) نماز کا وقت نہیں تھا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: تو آپ نے انس کو کہاں کھڑا کیا؟ انہوں نے کہا: اسے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا، پھر ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر ہم گھر والوں کے لیے دعا فرمائی (اور) دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کی دعا کی۔ میری والدہ نے عرض کی، اللہ کے رسول! آپ کا ننھا خادم، اس کے لیے اللہ سے (خصوصی) دعا کریں۔ آپ نے میرے لیے (دنیا و آخرت کی) ہر بھلائی کی دعا کی۔ آپ نے اپنی دعا کے آخر میں فرمایا: اے اللہ! اسے کثرت سے مال اور اولاد عطا فرما اور اسے برکت سے نواز۔‘‘

لڑکے کو لڑکی پر ترجیح نہ دو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۟ۙ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ ﴾ (الشوریٰ: 49، 50)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے، وہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے۔ یا انھیں ملا کر بیٹے اور بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے، یقیناً وہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔‘‘

حدیث 7

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى

فَـلَـمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ: يَعْنِى الذُّكُورَ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ .))[1]

''اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے یہاں بچی ہوئی اور اس نے اسے (دور جہالت کی طرح) زندہ دفن نہیں کیا، نہ اس کو حقیر سمجھا اور نہ لڑکوں کو اس پر ترجیح دی تو ایسے شخص کو اللہ جنت میں داخل فرمائے گا۔''

تین بہنوں یا بیٹیوں کی کفالت کی فضیلت

حدیث 8

((وَعَنْ أَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَكُونُ لِأَحَدٍ ثَـلَاثُ بَنَاتٍ، أَوْ ثَـلَاثُ أَخَوَاتٍ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ .))[2]

''اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے حسن سلوک کرتا ہو تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''

بچوں کو ابتدا ہی سے دین کی تعلیم دو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ

[1] سنن ابو داؤد، كتاب الادب، باب فى فضل من مال يتامى، رقم:5146، المشكاة، رقم:4979.

[2] سنن ابو داؤد، كتاب الأدب، باب فضل من عال بينهما، رقم: 5147، سنن الترمذى، رقم:1912، صحيح الترغيب، رقم:1973، سلسلة الصحيحة، رقم:294.

اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ (الفرقان : 74)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔''

حدیث 9

((وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا .)) [1]

''اور سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نواسی امامہ کو اٹھا کر نماز پڑھی جو کہ آپ ﷺ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا اور ابو العاص کی بیٹی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ سجدے میں جاتے تو اسے (زمین پر) بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو دوبارہ اٹھا لیتے۔''

تقسیم کے وقت سب سے چھوٹے بچے کو پہلے چیز دینا

حدیث 10

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالزَّهْوِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَمُدِّنَا ، وَصَاعِنَا ، بَرَكَةً مَعَ

[1] صحيح البخاری ، كتاب سترة المصلی ، باب إذا حمل جارية صغيرة علی عنقة فی الصلوة، رقم : 516، صحيح مسلم ، كتاب المساجد ، باب جواز عمل الصبيان فی الصلاة، رقم :543.

بَرَكَةٍ ، ثُمَّ نَاوَلَهُ أَصْغَرَ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْوِلْدَانِ .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب نیا پھل لایا جاتا تو آپ یوں دعا فرماتے: اے اللہ! ہمارے مدینہ طیبہ اور ہمارے مد اور صاع میں برکت در برکت فرما۔ پھر وہاں موجود بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔''

نیک اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴾ (الفرقان : 74)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔''

حدیث 11

((وَجُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَلَسْنَا إِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ يَوْمًا ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: طُوبَى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَتَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْنَا أَنَّا رَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ ، وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ فَاسْتُغْضِبَ ، فَجَعَلْتُ أَعْجَبُ ، مَا قَالَ إِلَّا خَيْرًا ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَا يَحْمِلُ الرَّجُلَ عَلَى أَنْ يَتَمَنَّى مَحْضَرًا غَيَّبَهُ اللّٰهُ عَنْهُ؟ لَا يَدْرِي لَوْ شَهِدَهُ كَيْفَ يَكُونُ فِيهِ؟ وَاللّٰهِ ، لَقَدْ حَضَرَ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحج ، رقم : 1373، سنن الترمذي، رقم : 3504، سنن ابن ماجه، رقم : 3329.

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْوَامٌ كَبَّهُمُ اللّٰهُ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ، لَمْ يُجِيبُوهُ وَلَمْ يُصَدِّقُوهُ، أَوَلَا تَحْمَدُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ أَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُونَ إِلَّا رَبَّكُمْ، فَتُصَدِّقُونَ بِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ ﷺ، قَدْ كُفِيتُمُ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ، وَاللّٰهِ لَقَدْ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَشَدِّ حَالٍ بُعِثَ عَلَيْهَا نَبِيٌّ قَطُّ، فِي فَتْرَةٍ وَجَاهِلِيَّةٍ، مَا يَرَوْنَ أَنَّ دِينًا أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، فَجَاءَ بِفُرْقَانٍ فَرَّقَ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَفَرَّقَ بِهِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَرَى وَالِدَهُ أَوْ وَلَدَهُ أَوْ أَخَاهُ كَافِرًا، وَقَدْ فَتَحَ اللّٰهُ قُفْلَ قَلْبِهِ بِالْإِيمَانِ، وَيَعْلَمُ أَنَّهُ إِنْ هَلَكَ دَخَلَ النَّارَ، فَلَا تَقَرُّ عَيْنُهُ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ حَبِيبَهُ فِي النَّارِ، وَأَنَّهَا لَلَّتِي قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ﴾ [الفرقان:74] .)) [1]

''اور حضرت جبیر بن نفیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک روز ہم حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی وہاں سے گزرا تو اس نے کہا: کتنی باسعادت ہیں یہ دونوں آنکھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، اللہ کی قسم! ہماری خواہش ہے کہ ہم بھی وہ دیکھتے جو آپ نے دیکھا ہے اور ہم بھی ان مواقع پر موجود ہوتے جن پر آپ موجود رہے ہیں۔ اس بات سے سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے تو مجھے ان پر تعجب ہوا کہ (غصے والی کیا بات

[1] مسند احمد، رقم: 2381، الاحاد والمثانی لابن أبی عاصم، رقم: 292، المعجم الكبير للطبرانی: 253/20، صحیح ابن حبان، رقم: 6552، سلسلة الصحيحة، رقم: 2823.

ہے) اس نے اچھی بات ہی کی ہے۔ پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ کوئی شخص کسی موقع پر موجود ہونے کی تمنا کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے غائب رکھا ہے۔ نہ معلوم وہ اس موقع پر موجود ہوتا تو اس کا کیا حال ہوتا؟ اللہ کی قسم! رسول اکرم ﷺ کے ہاں کتنے لوگ حاضر ہوئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں کے بل جہنم میں اوندھا کر دیا۔ (کیونکہ) انہوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا نہ آپ کی تصدیق کی۔ کیا تم اس بات پر اللہ کی تعریف بیان نہیں کرتے کہ جب اس نے تمہیں پیدا فرمایا تو تم اپنے رب کے سوا کسی (غیر اللہ) کو نہیں جانتے، یعنی ہر طرف ایمان ہے اور نبی اکرم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی تصدیق کرتے ہو۔ (تصدیق و تکذیب کی) آزمائش دوسرے لوگوں کے ذریعے تم سے ٹل گئی۔ اللہ کی قسم! جیسے سخت حالات میں نبی ﷺ مبعوث ہوئے کوئی نبی ایسے حالات میں مبعوث نہیں ہوا۔ یہ فترت اور جاہلیت کا زمانہ تھا (کہ سال ہا سال تک نبی مبعوث نہ ہوا تھا) بتوں کی عبادت سے بڑھ کر لوگ کسی دین کو افضل نہیں سمجھتے تھے۔ آپ فرقان لے کر آئے جس کے ذریعے حق اور باطل میں امتیاز کیا۔ باپ بیٹے کے درمیان جدائی کر دی یہاں تک ایسا موقع آ گیا کہ ایک (مومن) آدمی اپنے والد، بیٹے اور بھائی کو کافر دیکھتا تھا اور خود اس کے دل کے تالے اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ذریعے کھول دیئے۔ وہ جانتا تھا کہ یقیناً اگر وہ (اس کا باپ اور بھائی) ہلاک ہو گیا تو دوزخ میں جائے گا، لہٰذا (انہیں دیکھ کر) اس کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوتی تھیں جبکہ وہ جانتا ہوتا کہ اس کا حبیب دوزخ میں جانے والا ہے اور یہ (اولاد کی محبت) ایسی چیز ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ لوگ جو کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی

ٹھنڈک نصیب فرما۔''

بچوں کو دَم کرنا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝ وَقِيْلَ مَنْ سكتة رَاقٍ ۝﴾

(االقيامة : 26، 27)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہرگز نہیں، (وہ وقت یاد کرو) جب (جان) ہنسلیوں تک پہنچ جائے گی۔ اور کہا جائے گا کون ہے دم کرنے والا؟''

حدیث 12

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ .)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لیے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ تمہارا بزرگ دادا (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لیے مانگا کرتے تھے، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب احاديث الانبياء، رقم :3371، سنن ترمذی، كتاب الطب، رقم :2060، سنن ابو داؤد، كتاب السنة، رقم :4737، المشكاة :1535 .

بچوں سے کھیلنا

حدیث 13

((وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ .)) [1]

''اور حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کندھے پر اٹھا رکھا تھا اور ارشاد فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔''

نیک اولاد کے فائدے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ ﴾ (الفرقان: 74)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔''

حدیث 14

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَةً

[1] صحيح البخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم: 2749، صحيح مسلم، رقم: 2422، سنن الترمذی، رقم: 2783، الصحيحة، رقم: 2289.

فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ: اَنّٰی هٰذَا؟ فَیُقَالُ: بِاِسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ.)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں انسان کا درجہ بلند ہو جاتا ہے وہ پوچھتا ہے کہ یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا ہے؟ تو اسے جواب دیا جاتا ہے کہ تیری اولاد کی تیرے لیے بخشش کی دعا کی وجہ سے یہ درجہ بلند ہوا ہے۔''

بچوں کی اچھی صفات بیان کرنا

حدیث 15

((وَعَنِ ابْنِ أَبِی نُعْمٍ قَالَ: كُنْتُ شَاهِدًا ابْنَ عُمَرَ إِذْ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضَةِ؟ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا، يَسْأَلُنِی عَنْ دَمِ الْبَعُوضَةِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِیِّ ﷺ، سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُولُ: هُمَا رَيْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْيَا.)) ❷

''اور عبدالرحمٰن بن ابونعم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔ ایک آدمی نے سوال کیا کہ مچھر کو مارنا کیسا ہے (جائز ہے ناجائز؟) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا: عراق سے۔ تب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے دیکھو! مچھر کے مارنے کے جائز یا ناجائز ہونے

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الادب، باب بر الوالدين، رقم: 3560، سلسلة الصحيحة، رقم: 4076.

❷ صحيح البخاری، فضائل أصحاب النبی ﷺ، رقم: 3753، سنن الترمذی، رقم: 3770، السلسلة الصحيحة، رقم: 2494.

کے بارے میں پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے نبی ﷺ لخت جگر کو شہید کیا (تو انہیں ذرا خیال نہ آیا) میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: وہ دونوں (حسن وحسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے پھول ہیں۔''

اولاد کو اچھا کھلانے کی ترغیب

حدیث 16

((وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی کَرِبَ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ .)) [1]

''اور حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو تو خود کھائے، وہ تیرے لیے صدقہ ہے اور جو تو اپنی اولاد کو کھلائے، وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو اپنی بیوی کو کھلائے، وہ تیرے لیے صدقہ ہے اور جو تو اپنے نوکر کو کھلائے وہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔''

بچیوں کی پرورش کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝۳۱﴾ (بنی اسرائیل : 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم اپنی اولاد کو غریبی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم

[1] مسند أحمد، رقم: 17179، سنن الكبرىٰ للنسائى، رقم: 9141، المعجم الكبير للطبرانى: 268/20، السلسلة الصحيحة، رقم: 492.

انھیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمھیں بھی، بے شک ان کا قتل کبیرہ گناہ ہے۔''

حدیث 17

((وَعَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، يُؤْوِيهِنَّ، وَيَكْفِيهِنَّ، وَيَرْحَمُهُنَّ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَعْضِ الْقَوْمِ: وَثِنْتَيْنِ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَثِنْتَيْنِ.)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی تین بیٹیاں ہوں جنہیں وہ ٹھکانا دیتا ہو، ان کی کفالت کرتا ہو اور ان پر شفقت کرتا ہو تو اس کے لیے ضرور جنت واجب ہوگئی۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر کسی کی دو بیٹیاں ہوں تو (ان کے ساتھ حسن سلوک کا بھی یہی ثواب ہے؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کے ساتھ حسن سلوک کا بھی یہی ثواب ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا تزکیہ نفس کرنے کا انداز

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝﴾ (آل عمران: 164)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ نے مومنوں پر احسان کیا، جب ان میں انھی میں سے ایک رسول بھیجا، وہ انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بے شک وہ اس

[1] مسند احمد: 14247، السلسلة الصحيحة، رقم: 1027.

سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔‘‘

حدیث 18

((وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْصِيْهِ .... فَقَالَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَإِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي حَيْثُ كَانُوْا .)) [1]

’’اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن بھیجا تو آپ الوداع کرنے کے لیے شہر سے باہر تشریف لائے اور وصیت فرمائی، ارشاد فرمایا: میرے عزیز اور دوست تم میں سے متقی لوگ ہیں، وہ جو بھی ہوں اور جہاں ہوں......‘‘

اولاد کو فکر آخرت کی ترغیب دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴾ (الشعراء : 214)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور آپ اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیں۔‘‘

حدیث 19

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: 214] قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَادَى: يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي هَاشِمٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ

[1] مسند احمد: 235/5، رقم: 22052۔ شیخ شعیب نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

مُحَمَّدٍ ، أَنْقِذِی نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ ، فَإِنِّی لَا أَمْلِكُ لَكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا ، غَیْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اور آپ اپنے بہت قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں۔'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نے قریش کو اکٹھا کیا اور) کھڑے ہوئے اور آواز دی: اے بنو کعب بن لؤی اپنے آپ کو آگ سے بچا لو، اے بنو عبد مناف! اپنے آپ کو آگ سے بچا لو، اے بنو ہاشم اپنے آپ کو آگ سے بچا لو، اے بنو عبدالمطلب اپنے آپ کو آگ سے بچا لو، اے فاطمہ بنت محمد اپنی جان کو آگ سے بچا لو۔ میں اللہ کی طرف سے تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں سوائے اس کے کہ میرا تمہارے ساتھ رشتہ داری کا تعلق ہے میں اس رحم کو تر کرتا رہوں گا۔''

بچوں کو محبت سے سینے سے لگانا

حدیث 20

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ وَمَعَهُ صَبِیٌّ ، فَجَعَلَ یَضُمُّهُ إِلَیْهِ ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: أَتَرْحَمُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَاللّٰهُ أَرْحَمُ بِكَ مِنْكَ بِهِ ، وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِینَ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور

---

[1] سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم: 3185، صحیح مسلم، رقم: 204، سنن النسائی، رقم: 3644، السلسلة الصحیحة، رقم: 3177.

[2] شعب الایمان للبیهقی، رقم: 7134، التوحید لإبن منده: 360۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس کے ساتھ بچہ بھی تھا۔ وہ پیار سے اسے سینے سے لگانے لگا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر رحمت وشفقت کرتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تم پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا تم اس (بچے) پر مہربان ہو۔ وہ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔''

حدیث 21

((وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَدُعِينَا إِلَى طَعَامٍ فَإِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ فِي الطَّرِيقِ، فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَامَ الْقَوْمِ، ثُمَّ بَسَطَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَمُرُّ مَرَّةً هَا هُنَا وَمَرَّةً هَا هُنَا، يُضَاحِكُهُ حَتَّى أَخَذَهُ، فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ فِي ذَقْنِهِ وَالْأُخْرَى فِي رَأْسِهِ، ثُمَّ اعْتَنَقَهُ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ الْحُسَيْنَ، سَبِطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ.)) [1]

''اور حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ کھانے کی دعوت پر باہر نکلے تو راستے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے۔ نبی ﷺ جلدی سے لوگوں سے آگے بڑھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا دیا۔ بچے نے ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا۔ نبی ﷺ اس کے ساتھ ہنسی کرتے رہے یہاں تک کہ اس کو پکڑ لیا۔ آپ نے ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا

---

[1] سنن الترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3775، سنن ابن ماجه، رقم: ١٤٤، السلسلة الصحيحة، رقم: 1227.

اور دوسرا اس کے سر پر رکھا اور اسے گلے لگا لیا۔ پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرے۔ حسین ہمارے بچوں میں سے ایک بچہ ہے۔"

چھوٹوں پر شفقت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۝۶ ﴾ (التحریم: 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر سخت دل، بہت مضبوط فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انھیں حکم دے اور وہ کرتے ہیں جو حکم دیے جاتے ہیں۔"

حدیث 22

((وَعَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ أَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا.)) [1]

"اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کے حق (تکریم) کو نہیں پہچانتا وہ ہم سے نہیں ہے۔"

[1] سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، رقم: 192، سلسلة الصحيحة، رقم: 2196.

بیوہ اور طلاق یافتہ بیٹیوں کی دیکھ بھال کرنے کی فضیلت

حدیث 23

((وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ ابْنَتُكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ، لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ.))[1]

’’اور حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں بہترین صدقہ کیوں نہ بتا دوں وہ تمہاری بیٹی ہے جو تمہارے پاس لوٹا دی گئی ہے اور تمہارے سوا کوئی اس کو کما کر کھلانے والا نہیں (یعنی شادی ہو جانے کے بعد پھر ماں باپ کے حوالے کر دی گئی۔)‘‘

چھوٹے فوت شدہ بچے جنت کی تتلیاں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۰﴾ (الحشر : 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا،

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الادب، رقم: 3667، المشكاة، رقم: 5002.

نہایت رحم والا ہے۔"

حدیث 24

((وَعَنْ خَالِدِ الْعَبْسِيّ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِی ، فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ وَجْدًا شَدِيدًا ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا تَسْخَى بِهِ أَنْفُسُنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: صِغَارُكُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ .)) [1]

"اور حضرت خالد عبسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میرا بیٹا فوت ہوگیا، اس کا مجھ بہت صدمہ پہنچا، چنانچہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوہریرہ! کیا اس (بچوں کی فوتگی) کے بارے میں آپ نے کچھ نبی کریم ﷺ سے سنا؟ تاکہ ہماری جانوں کو کچھ سکون ملے۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ تمہارے چھوٹے فوت ہونے والے بچے جنت کی تتلیاں ہوں گے۔"

چھوٹے بچوں کے لیے دعا کروانا

حدیث 25

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِصَبِيٍّ فَقَالَتْ: ادْعُ لَهُ ، فَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً ، فَقَالَ: احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ .)) [2]

---

[1] صحيح مسلم ، البر والصلة ، رقم : 2635 ، مسند أحمد ، رقم : 10325 ، السلسلة الصحيحة ، رقم : 431 .

[2] صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، رقم : 2636 ، سنن النسائی ، رقم : 1877 ، سنن ماجه ، رقم : 1603 .

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لے کر آئی اور عرض کیا: (اللہ کے رسول!) اس کے لیے دعا فرمائیں، میرے تین بچے فوت ہو چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے آگ سے بہت بڑی رکاوٹ بنالی ہے۔''

بچوں کی ذمہ داری سے غفلت بہت بڑا گناہ ہے

حدیث 26

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَكَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوْتُ.))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ انہیں ضائع کر دے جن کی کفالت اس کے ذمے ہے۔''

اولاد پر خرچ کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

(البقرة: 233)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اس صورت میں) باپ کے ذمے ہے کہ اولاد کو دستور کے مطابق کھانا اور کپڑا دے۔''

حدیث 27

((وَعَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ دِينَارٍ أَنْفَقَهُ

[1] سنن أبي داؤد، كتاب الزكوة، رقم: 1692۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

الـرَّجُـلُ عَـلَـى عِيَـالِهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقَهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰـهِ، وَدِيـنَـارٌ أَنْفَقَهُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ . قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: وَبَـدَأَ بِـالْـعِيَـالِ، وَأَيُّ رَجُـلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ؟))[1]

''اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً سب سے افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار جو اللہ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے اور وہ دینار جو اپنی سواری پر اللہ کی راہ میں خرچ کرے...... ابو قلابہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیال سے ابتدا کی...... اور اس شخص سے بڑے اجر والا کون ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بے نیاز کر دے۔''

بچوں کے لیے برکت کی دعا کرنا

حدیث 28

((وَعَـنْ عُبَـادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجْتُ مَـعَ أَبِـي وَأَنَـا غُلَامٌ شَـابٌّ، فَنَلْقَى شَيْخًا، قُلْتُ: أَيْ عَمِّ، مَا مَـنَعَكَ أَنْ تُعْطِيَ غُلَامَكَ هَذِهِ النَّمِرَةَ، وَتَأْخُذَ الْبُرْدَةَ، فَتَكُونُ عَـلَيْكَ بُرْدَتَانِ، وَعَلَيْهِ نَمِرَةٌ؟ فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي فَقَالَ: ابْنُكَ هَذَا؟ قَـالَ: نَـعَـمْ، قَـالَ: فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي وَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ، أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ،

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم: 994، سنن الترمذی، رقم: 1966، سنن ابن ماجه، رقم: 2760.

وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَكْتَسُونَ ، يَا ابْنَ أَخِي ، ذَهَابُ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ مَتَاعِ الْآخِرَةِ ، قُلْتُ: أَيْ أَبَتَاهُ ، مَنْ هَذَا الرَّجُلُ؟ قَالَ: أَبُو الْيَسَرِ بْنُ عَمْرٍو .))[1]

''اور حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ باہر نکلا۔ میں اس وقت نوجوان لڑکا تھا۔ ہم ایک بزرگ سے ملے جنہوں نے ایک چادر اور معافری کپڑا زیب تن کیا ہوا تھا اور ان کے غلام نے بھی ان جیسا لباس پہن رکھا تھا۔ میں نے کہا: چچا جان! اس میں کیا رکاوٹ ہے کہ آپ یہ دھاری دار چادر اپنے غلام کو دے دیتے اور اس سے دوسری چادر لے لیتے۔ اس طرح آپ پر دو ایک طرح کی چادریں ہو جاتیں اور غلام پر دھاری دار چادر ہو جاتی۔ یہ سن کر وہ میرے والد کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے پوچھا: یہ آپ کا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اسے برکت دے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو خود کھاتے ہو وہ ان غلاموں کو کھلاؤ اور جو خود پہنو انہیں بھی پہناؤ۔ میرے بھتیجے! دنیا کے سامان کا مجھ سے چلے جانا مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ وہ میرے آخرت کے سامان سے کچھ لے لے۔ میں نے کہا: ابا جان یہ آدمی کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ ابوالیسر (کعب) بن عمرو ہیں۔''

بچوں کے ساتھ ہنسی مزاح کرنا

حدیث 29

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُخَالِطُنَا ، حَتَّى

[1] صحيح مسلم، كتاب الزهد، رقم:3006.

يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا اور ان کے قدم اپنے قدم مبارک پر رکھے، پھر فرمایا: اوپر چڑھو۔''

بچوں کو تحفہ دینا

حدیث 30

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَاهُ انْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَأَشْهِدْ غَيْرِي، ثُمَّ قَالَ: أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَلَا إِذًا.)) [2]

''اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد مجھے اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے نعمان کو فلاں فلاں چیز دی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے اپنے سارے بچوں کو دیا ہے۔'' انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنالو۔ نیز فرمایا: کیا تجھے

[1] صحيح البخاري، كتاب الأدب، رقم: 6129، صحيح مسلم، رقم: 2150، سنن ابو داؤد، رقم: 4969، سنن الترمذي، رقم: 1989، سنن ابن ماجة، رقم: 3720.

[2] صحيح: البخاري، كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، رقم: 2586، صحيح مسلم، رقم: 1623، سنن أبو داؤد، رقم: 3542، سنن الترمذي، رقم: 1367، سنن ابن ماجه، رقم: 2376، سنن النسائي، رقم: 3674.

یہ پسند نہیں کہ تیرے سارے بچے تیرے ساتھ برابر حسن سلوک کریں؟ انہوں نے کہا: جی بالکل۔ آپ نے فرمایا: پھر ایسے نہ کرو (کہ کچھ کو دو اور باقیوں کو محروم رکھو)۔''

اپنے بچوں کو بوسہ دینا

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِیُّ جَالِسٌ، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِی عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (سے روایت ہے وہ) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا تو وہاں اقرع بن حابس تمیمی بھی تھے، انہوں نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں، میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ تب رسول اکرم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔''

حدیث 32

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِیٌّ إِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ:

---

[1] صحيح البخاری، كتاب الأدب، رقم: 5997، صحيح مسلم، رقم: 2318، سنن أبی داؤد، رقم: 5218، سنن الترمذی، رقم: 1911.

أَتُـقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ؟)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ایک بدوی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: کیا تم اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہو؟ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ تب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس کا کیا علاج کروں کہ اللہ نے تیرے دل سے رحمت کا مادہ نکال دیا۔''

اولاد کے درمیان عدل کرو

حدیث 33

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ ﴾

(النحل : 90)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عدل اور احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور وہ بے حیائی، برے کام اور ظلم وزیادتی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں وعظ کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت پکڑو۔''

((وَعَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہما وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً ، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً ، فَأَمَرَتْنِي أَنْ

[1] صحيح البخاري، كتاب الادب، رقم: 5998، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: 64.

أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ: أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا قَالَ: لَا . قَالَ: فَاتَّقُوا اللّٰهَ ، وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ . قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ .)) [1]

''اور حضرت عامر سے روایت ہے کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ منبر پر بیان کر رہے تھے کہ میرے باپ نے مجھے ایک عطیہ دیا، تو عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا (نعمان کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ نہ بنائیں میں راضی نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ (حاضر خدمت ہو کر) انہوں نے عرض کیا کہ عمرہ بنت رواحہ سے اپنے بیٹے کو میں نے ایک عطیہ دیا تو انہوں نے کہا کہ پہلے میں آپ کو اس پر گواہ بنالوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اسی جیسا عطیہ تم نے اپنی تمام اولاد کو دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف قائم رکھو۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے اور ہدیہ واپس لے لیا۔''

بچوں کا ختنہ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ ﴾ (النحل : 123)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے نبی!) پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ ملت ابراہیم کی اتباع کریں جو (اللہ کی طرف) یکسو تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔''

حدیث 34

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ:

[1] صحيح بخاری، كتاب الهبة، باب الإشهاد في الهبة، رقم :2587.

الْـخِتَـانُ، وَالِاسْتِـحْـدَادُ، وَنَتْفُ الْـإِبْـطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ کام فطرت انسانی میں شامل ہیں۔ (1) ختنہ کرانا (2) زیر ناف بال مونڈنا (3) مونچھیں کاٹنا (4) ناخن تراشنا (5) بغلوں کے بال نوچنا۔''

اولاد کو بددعا نہ دو

حدیث 35

((وَعَـنْ جَـابِـرٍ، قَـالَ: قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَـدْعُـوْا عَلٰى اَنْـفُسِـكُـمْ، وَلَا تَـدْعُـوْا عَـلٰـى اَوْلَادِكُـمْ، وَلَا تَـدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ.)) [2]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور اپنے آپ کو بددعا نہ دو اور نہ ہی اپنی اولاد کو اور نہ ہی اپنے مال کو۔ ایک گھڑی ایسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی (سوال) کیا جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔''

اولاد سے سچ بولنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۱۱۹ ﴾ (التوبة: 119)

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الاستئذان، رقم 5889.

[2] صحيح مسلم، كتاب الذهد، رقم: 7515، سنن ابوداؤد، رقم: 1532.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

حدیث 36

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْـنِ عَـامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ فِي بَيْتِـنَـا فَـقَـالَتْ: هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُـعْـطِيـهِ قَالَتْ: أُعْطِيهِ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ.))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں کہ ایک دن میری والدہ نے مجھے آواز دی جبکہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی مقام پر تشریف فرما تھے۔ میری والدہ نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے میری والدہ سے دریافت کیا کہ تیرا اپنے بیٹے کو کیا دینے کا ارادہ ہے جو تو نے اس سے وعدہ کیا ہے؟ تو میری والدہ نے جواب دیا کہ میں نے اس کو کھجور دینے کا ارادہ کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اس بچے کو کوئی چیز نہ دیتی تو تیرے اعمال نامہ میں جھوٹ لکھا جاتا (جس کا تجھے گناہ ہوتا)''

اولاد کو اچھی تعلیم دو

حدیث 37

((وَعَـنْ أَيُّـوبَ بْـنِ مُـوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الادب، رقم: 4991، سلسلة الصحيحة، رقم: 748.

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا نَحلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ .))❶

''اور جناب موسیٰ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: والدین بچے کو جو سب سے اچھا تحفہ دے سکتے ہیں، وہ بہترین تعلیم و تربیت ہے۔''

اپنی اولاد سے عزت واحترام سے پیش آؤ

حدیث 38

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ، وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهم .))❷

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو عزت دو اور ان کی اچھی تربیت کرو۔''

اولاد کو کھانے پینے کے آداب سکھلانا

حدیث 39

((وَعَنْ عُمَرِو ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ: كُنْتُ غُلامًا فِی حَجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِی تَطِيشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِی بَعْدُ .))❸

❶ سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، رقم: 1952.

❷ سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب بر الوالد و احسان الی البنات، رقم: 3671.

❸ صحیح البخاری، کتاب الاطعمة، رقم الحدیث: 5376، صحیح مسلم، کتاب الأشربة، رقم: 108.

''اور حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں زیر پرورش تھا اور میرا ہاتھ کھانے کے برتن میں گھومتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! اللہ تعالیٰ کا نام لو (یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھانے کی ابتدا کرو)، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے تناول کرو۔ اس کے بعد میرے کھانے کا اسلوب یہی رہا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق رہا)۔''

اولاد کو شکل وصورت سنت کے مطابق رکھنے کی ترغیب

حدیث 40

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ ، وَقَالَ: احْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے (سر کے) کچھ بال مونڈھ دیے گئے تھے اور کچھ رہنے دیے گئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: اس کے سارے بال مونڈھ دو یا سارے رہنے دو۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الترجل، رقم: 4195۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرستِ احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.
2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.
3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.
4: السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.
5: السـنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.
6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.
7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.
8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.
9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.
10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.
11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.
12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.